اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہفتم بابت ماہ رجب سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق جولائی سنہ ۱۸۷۹ ع جلد دوم

جو دو حصون پر منقسم ہے

حصہ اول مین بعض اصول ادلہ کاملہ کا ثبوت ہے — حصہ دوم مین بعض مضامین تہذیب الاخلاق سے بحث ہے

اور بضمن حصہ اول اہل نیچر کے اس خیال کا ابطال ہے کہ شریعت کی ہر بات کا عقل مین آ جانا ضروری ہے

منجانب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری

اشتہار شرح قیمت و غیرہ امور متعلقہ رسالہ

(۱) یہ ماہواری رسالہ مذہبی ہے ملکی یا قومی باتون سے [illegible] غرض نہین

(۲) اسکی عام قیمت آٹھ آنہ ماہوار ہے خاص قیمت جو بہ اغنیا و روسا سے لیجاتی ہے کم سے کم ایک روپیہ ماہوار اور بعض دو دو تین تین روپیہ ماہوار بھی دیتے ہین - وہ لوگ انجمن اشاعۃ السنۃ کے ممبر ہین - رعایتی قیمت جو بشرط سالیانہ پیشگی ادا کرنیکے تجویز ہوئی ہے چار آنہ ماہوار ہین اس رعایت کے مستحق دو قسم کے لوگ ہین قسم اول وہ لوگ ہین جو نہ پوری وسعت رکھتے ہین کہ پوری اعانت کرین اور نہ محض مسکین ہین کہ مفت لین -

قسم دوم وہ لوگ ہین جو تہذیب الاخلاق کے معتقد ہین اس رسالہ [illegible] ہین اور بنظر تحقیق دونو کو دیکھتے ہین اسلیئے وہ ہنوز اس رسالہ کے پوری اعانت کو ضروری نہین سمجھتے اور مفت لینے کا بھی استحقاق نہین رکھتے - پیشگی ادا کرنیکی شرط دونون قسم کی لئے ہے اور میعاد ادائے پیشگی تاریخ وصول پرچہ سے ایکماہ مقرر ہوئی ہے - جو اس میعاد مین سالیانہ نہ بھیجیگا اس سے آٹھ آنہ ماہوار سے کم نہ لیا جاویگا -

(۳) زرچندہ بذریعہ ہنڈوی کے منی آرڈر ارسال فرما دین اگر نوٹ یا ٹکٹ بھیجین تو بذریعہ رجسٹری بھیجین ٹکٹ بہ آدہ آنہ

مطبع مصطفائی لاہور مین طبع ہوا

نمبر سوم صفحہ ۴ ۷ سے نمبر ششم صفحہ ۱۸۷ تک دلیل دوم (منجملہ دلائل عقلیہ اصل اول منجملہ اصول جواب ادلہ کاملہ) کا بیان ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ عقل انسانی اختلاف وتناقض کے سبب بھروسہ کے لایق نہین ہے اور احکام کے تشریع وتجویز کا وہ منصب نہین رکھتے - اب بقیہ دلائل عقلیہ اصل اول کا بیان ہوتا ہے

دلیل سوم یہ کہ عقل انسانی شریعت [illegible]

ومدار و مبنی سمجھ نہین سکتے پھر وہ اُن باتونکو بن بتائے کیونکر سمجھ سکتے ہین اور اُن پر احکام حلال وحرام کس طرح لگا سکتے ہے پس معتزلہ وغیرہ قائلین حسن وقبح کا یہ قول لولا الشارع دکانت الافعال لثبت الاحکام یعنے شارع نہوتا اور فعال پائی جاتے تو اُن پر بھی احکام لگائے جاتے علے العموم والاطلاق کس طرح صحیح ہوسکتا ہے -

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہر چند ماتریدیہ کے مذہب کے موافق ہزار ہا باتونکو جو شرع نے ہمکو بتائی ہین ہم سمجھ سکتے ہین اور اُن کی مشروعیت کی وجہ عقل سے پہچانتے اور بیان کرتے ہین

تمثیلات

(۱) عبادت مین شکر منعم پایا جاتا ہے اس لئے وہ واجب ہوئے

(۲) کفر وشرک مین ناشکری و احسان فراموشی ہے اس لئے اسکی حرمت تجویز ہوئی -

(۳) نکاح مین عفت وحفظ صحت وبقاء نسل و تربیت اولاد ہے اس لئے وہ [illegible] ہوا -

(۴) سفاح (یعنے زنا) مین حق تلفی غیر وقطع نسل واضاعت اولاد ہے اس لئے وہ حرام ٹھیرا -

(۵) سود وقمار و فاسد بیعون مین (جیسے کچے پہلونکو بیچنا و دہوکہ و غبن فاحش سے بیع کرنا) ظلم وایذا خلائق ہے اس لئے اُن پر حکم حرمت لگایا گیا

(۶) بیع وشرا صحیح رفاہ عیش خلائق کا مدار ہے اس لئے اُسکو حلال کیا -

(۷) بول وبراز وغیرہ متعفن چیزون سے

روح اور جسم کا نقصان ہے اس لئے اُن سے پرہیز کا حکم ہوا۔

(۸) طیبات وستھری چیزون سے روح وبدن کا فائدہ متصور ہے اس لئے اُن کو مباح فرمایا۔

(۹) راستبازی و عدالت و مروت معاملات دین ودنیا کی بہتری کا مدار ہین اس لئے اُن کو دین ٹھیرایا۔

(۱۰) ظلم وتعدی ودروغگوئی حسن معاشرت مین خلل انداز ہین اس لئے اُن کو حرام فرمایا فقال عز من قائل ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربے وینھی عن الفحشا والمنکر والبغی۔ اسی قسم کے ہزارہا احکام حلال وحرام ہین جنکے حسن و قبح کو ہم بعد ورود شرع بخوبی سمجھ رہے ہین ولیکن مع ذالک صدہا باتین شریعت کی ایسی بھی ہین جن کو ہم سمجھ نہین سکتے اور اُن کی مشروعیت وعدم مشروعیت کی ایسی عقلی وجہ جس مین اشتباہ باقی نرہے اور چون وچرا عقل کا انقطاع ہوجاوے بیان نہین کر سکتے۔

تمثیلات

(۱) ریح یا بول یا براز کے نکلنے سے تمام بدن کا ناپاک ہوجانا جسکو حدث کہتے ہین۔

(۲) پھر اس ناپاک بدن کا فقط ہاتھ پاؤن مونہہ دہونے سے (جسکو وضو کہتے ہین) پاک ہوجانا۔

(۳) اس پاکی یعنے وضو رمین ہاتھ کی حد کہنیون تک پاؤن کے ٹخنون تک مقرر کرنا۔

(۴) اس مین بجائے غسل سر مسح کافی ٹھیرانا اور اس مسح کے لئے سر کی چوتھائی یا ایک دو بال یا تمام سر کو مقرر کرنا۔

(۵) اس مین بجائے غسل پاؤن کے موزہ پہن کر مسح تجویز کرنا اور اس مسح کے لئے پشت قدم کو مخصوص کرنا۔

(۶) بوقت پانی نہونیکے مٹی کو مونہہ اور ہاتھون پر ملنا اور اس حکم سے سر اور پاؤن کو مستثنے کرنا۔

(۷) عبادت کو بہیئت نماز ادا کرنا اور

اس مین خاص خاص صورتین اور خاص خاص اذکار اور خاص خاص اوقات اور خاص خاص عدد رکعات اور خاص سمت وجہت مقرر کرنا -

(۸) صوم کے لئے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک وقت مقرر کرنا پھر تمام سال کے مہینون سے ایک ماہ رمضان کو اس کے واسطے مخصوص کرنا اور اُس سے دوسرے دن (یعنے غرہ شوال) کا روزہ حرام [illegible] خاص تجویز کرنا

(۹) وجوب زکوۃ کے لئے ایک عدد خاص کو (کہ بکریان ہون تو کم سے کم چالیس ہون - اونٹ کم سے کم پانچ چاندی کم سے کم پچاس تولہ) مخصوص کرنا -

(۱۰) حج کے لئے خاص خاص ارکان خاص مکان خاص زمان خاص خاص دعوات واذکار خاص صورت ولباس معین کرنا -

(۱۱) وراثت کے باب مین باپ کا چھٹا حصہ اور مان کا تیسرا حصہ یا چھٹا - بیٹی کا نصف - بیٹے کا اُس سے دُگنا - صلبی اولاد سے مرد وعورت دونو کو وارث بنانا - بھائی کی اولاد سے عورتون کو مردون کے ہوتے محروم ٹھیرانا - بہن کی اولاد ہو تو دونو فریق کو گرانا -

(۱۲) ازدواج کے قانون مین باپ کی بیٹی کو حرام ٹھیرانا چچا (جو عرفاً وشرعاً باپ کی مثل ہے) کی بیٹی کو حلال فرمانا - خالہ کو حرام کہنا خالہ کی بیٹی کو حلال بتانا -

(۱۳) پرورش کے دستور مین دودھ پلانے [illegible] سے ایک دن اوپر دودھ دینے کو حرام ٹھیرانا -

وعلیٰ ہذا القیاس صدہا باتون کو ہم سمجھ نہین سکتے اور اُس کے وجہ عقلی جس مین جائے سوال باقی نرہے بتا نہین سکتے -

یہ تو فروعات ہین جو ضبط وحصر سے باہر ہین - اور اُن کی کثرت کے سبب ہر ایک کی وجہ کا جاننا بہت مشکل ہے - ہم بعض **اصول اسلام** کو (جو محصور ومعدود ہین) اچھی طرح سمجھ نہین سکتے - اور اُن کی

اصلیت و حقیقت و صورت و کیفیت کو عقل کے ذریعہ سے بتا نہین سکتے - بلکہ جو کچھ خدا و رسول نے بتایا اُسکو ہم ایماناً و اعتقاداً مانتے ہین اور خدا و رسول کی تقلید سے اُسکو حق جانتے ہین -

تمثیلات

(۱) خدا تعالے کے وجود کو ہم بجز اسکے کہ وہ ہے کچھ نہین جانتے - اور اس ہونے کی صورت و کیفیت خیال مین نہین لا سکتے -

جن صفات سے خدا تعالے نے ہمکو اپنا ہونا بتایا ہے - کہ وہ وہ ہے جس نے آسمان یا آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور وہ عرش پر ہی اور بولتا اور سنتا اور دیکھتا خوش ہوتا ہی ہم اُن صفات کو بھی اچھی طرح نہین سمجھتے اور اُن کی صورت و کیفیت کو خیال مین متعین نہین کر سکتے

اس مین ہم سمجھتے ہین تو یہی سمجھتے ہین کہ ہم اُسکو نہین سمجھتے اور جو سمجھتے ہین خدا کو اُسکے لائق نہین جانتے

ہماری عقل اسمین گھوڑا دوڑاتی ہے تو یہی خبر لاتی ہے کہ کلما خطر ببالك فالله تعالی منزہ عن ذلك یعنے جو تیرے خیال مین آوے اللہ تعالے اُس سے پاک ہی خدائے تعالے کو ہم عرش پر جانتے ہین تو ایسا نہین جانتے جیسے کوئی بادشاہ اپنے تخت یا چوکی پر بیٹھا ہوا ہوتا ہی بلکہ ایسا کچھ جانتے ہین جیسا اُسکی ذات کو لایق ہے - اور ہمارے فہم و ادراک سے اسکی صورت و کیفیت خارج ہے

(۲) برزخ کی حالات سے روح کا جسم سے متعلق ہونا اور مردہ کو عذاب و ثواب کا محل ہونا ہم (اہل سنت) مانتے ہین تو اس تعلق کی پوری کیفیت و تفصیلی حالت کو کچھ نہین جانتے اور لوازم حیات جو دنیا مین ہم دیکھتے اور سمجھتے ہین وہ بھی یہان تجویز نہین کر سکتے بلکہ اتنا ہی کہتے اور جانتے ہین کہ روح کو جسم سے لگو وہ کیسی ہی صورت مین چلا جاوے آگ ہو جاوے یا پانی ہوا ہو جاوے

یا ہٹی) اس قسم کا اور اسقدر تعلق ہو جاتا ہے
جس سے وہ لذت و عذاب کا ادراک کرسکتا
ہے اور وہ پورا پورا ہماری سمجھہ مین
نہین آتا -

(۳) قیامت کے حالات سے مردون
کی قبر سے اُٹھنے کو اور میدان حشر مین حاضر
ہونیکو اور دوزخ و بہشت مین رنج و راحت
پانیکو کافہ اہل اسلام مانتے ہین تو اُسکی
پوری کیفیت و تفصیلی حالت کو نہین جانتے
[illegible]
ہے اس سے علاوہ حالات دنیاوی کے
قیاس پر اُس مین کچھ نہین کہہ سکتے -
اور جب عقل انسانی شرع کی بتائی ہوئی
بعض اصول و فروع کو سمجھہ نہین سکتے
تو وہ ان اصول و فروع کو بن بتائے
کیونکر سمجھہ سکتی ہے - اور اُنپر اعتقادی
یا عملی احکام کسطرح لگا سکتے ہے -
جو امر کسی کے خواب و خیال مین نہین آتا
اس مین وہ کوئی تجویز کب کرسکتا ہے
یہان اگر کوئی یہ **شبہ** کرے
کہ ایسی بات کا جو سمجھہ مین نہ آوے
تجویز کرنا اور اسپر کوئی حکم لگانا مشکل
یا محال ہے تو اُسکو کسیکی تقلید سے
مان لینا کب جائز ہے - پھر اہل اسلام
ایسی باتونکو بتقلید پیغمبر کیون مانتے
ہین اور انپر عمل و اعتقاد کیون رکھتے
ہین بے سوچے بے سمجھے ان باتونکا
مان لینا جائز ہے تو پھر اُن مین اور نصاری
کے اعتقاد تثلیث مین کیا فرق ہے ؟
وہ بھی تو یہی کہتے ہین کہ یہ مذہب کے بات
[illegible]
اس مین چون و چرا کرنا چاہیے -

تو **جواب** اسکا یہ ہے کہ جیسے حکمت
سے بے علم شخص کو حکیم کی ایسی بات کا
جو اُسکی سمجھہ مین نہ آوے مان لینا واجب
ہے اور اس کی تسلیم و تعمیل مین توقف
کرنا اس کے جہالت و حماقت کا مثبت
ہوتا ہے اور کبھی اس کی ہلاکت کا سبب
ہو جاتا ہے اور یہ اس حالت مین ہے
کہ مثلاً وہ درد ذات الجنب مین مبتلا
ہے اور حکیم اسکو فصد لوانیکا حکم
دیتا ہے اور وہ اس حکم کی تعمیل

سے متوقف ہی اور یہ بات کہتا ہی کہ جبتک اسکی وجہ معقول نہ سمجھ لونگا اُسپر عمل نہ کرونگا یہ شخص اسیطرح اس حکم کی تعمیل سے متوقف رہیگا اور بے سمجھے یہ علاج کرنا پسند نہ کریگا تو تھوڑی دیر مین ہلاک ہو جاویگا۔ اس حکیم کی تجویز پر معترض ہونا اور اُسکی تعمیل مین متوقف رہنا اس شخص کا کام ہے جو اس حکیم کو حکیم نہین سمجھتا اور آپ علم حکمت مین اس سے زیادہ مہارت رکھتا ہے اسیطرح غیر نبی کو نبی کی ایسی باتکا جو اُسکی سمجھ مین نہ آوین مان لینا واجب ہے اور اسکی تعمیل سے توقف کرنا اسکے ضلالت و ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ نبی پر اعتراض کرنا اُس شخص کا کام ہے جو نبی کو نبی نہ جانتا ہو اور خود منصب نبوت رکھتا ہو اور اُسکی نسبت علوم مین زیادتی کا مدعی ہو رہا جواب اس امر کا کہ ایسی باتین ماننے اور تثلیث پر اعتقاد رکھنے مین کیا فرق ہے سو یہ ہے کہ یہ باتین ممکن الوجود و مجہول الکنہ ہین۔ اور تثلیث ممتنع الوجود و معلوم البطلان ہے۔ یعنے وہ باتین گو ہماری سمجھ مین نہین آتین ولیکن جائز اور ہو سکتی معلوم ہوتی ہین۔ بخلاف تثلیث کہ اسکی حقیقت ہم سمجھتے ہین پھر اسکے باطل ہونیکا علم رکھتے ہین۔

اس امر کی تفصیل ہم مبحث اثبات نبوت مین کرینگے اور اصل سوال کے جواب کی تائید نمبر پنجم صفحہ ۱۳۳ وغیرہ مین بھی بیان ہو چکا ہے

ہماری اس دلیل سوم

کے تسلیم کرنے اور اُسکو اپنے اوپر حجت ملزمہ سمجھنے مین معتزلہ وغیرہ ہمارے قدیمی مخالفین کو تو جائے عذر و کلام نہین اس لئے کہ شریعت کی بعض باتوں کے عقل مین نہ آنے سے اُنکو انکار نہین۔

ولیکن شاید **نیچیر کو مذہب بنانے والے** اس دلیل کو نہ مانین اور اُسکے خلاف مین اسبات کے مدعی ہو جاوین کہ شریعت کی

ہر بات کو ہم عقل سے سمجھ سکتے ہین اور جو ہماری عقل مین نہ آوے اُسکو شریعت نہین جانتے - اور اُسپر وہ اسبات کو دلیل ٹہیرا دین جو آنریبل سید احمد خان صاحب بہادر سی آیس آئی نے مضمون کانشنس مین کہی ہی کہ انسان عقل کے سبب مکلف ہوا ہے تو بالضرورۃ جس بات پر وہ مکلف ہوا ہے وہ عقل انسانی سے خارج نہین ہے -

(۲) یا یہ دلیل قائم کرین کہ عقل اپنی ذاتی قوت سے [illegible] بعض احکام [illegible] عاجز ہے تو گیا در ہے - اسکے ساتھ اسکا رہبر ہادی قانون قدرت جو موجود ہے جس سے ہر بات کا دریافت ہونا ممکن ہے

ہر چند ان حضرات کا جواب حصۂ اول مین ضمنی ہے اسلئے کہ اس امر کیواسطے حصۂ دوم کو مخصوص کیا گیا ہی ولیکن تبعاً و اقتصاراً للمقام یہان بھی مجمل جواب دیے رہا نہین جاتا اور مختصراً گذارش کیا جاتا ہی کہ یہ دعوی انکا تسلیم نبوت و اعتقاد حقانیت رسالت کے مخالف ہی چنانچہ اسکا ثبوت نمبر پنجم صفحہ (۱۳۳) وغیرہ مین گذر چکا ہے اور

دلیل اول اُنکی اثبات مدعا سے قاصر ہے اور عقل کے سبب مکلف ہونیکا یہ لازمہ نہین ہے کہ جس بات پر وہ مکلف ہوا ہی وہ اسکے عقل سے خارج نہو - اسکا ثبوت نمبر چہارم صفحہ (۱۴۱) مین ہو چکا ہے

اور دلیل دوم کی بنیاد ہوا پر قائم ہے یعنے جس قانون قدرت کی وجود پر اس دلیل کی بنا ہے ہنوز اسکا نام نشان نہین ہے اِس کا ذکر نمبر ہائے سابقہ مین بخوبی ہو لیا ہے اور [illegible] حصہ اسیکی بحث مین گذرا ہے له

علاوہ بران کچھ یہان تازہ گذارش بھی کیجاتی ہے کہ اگر یہ حضرات شریعت کی ہر بات کا عقل مین آجانا ضروری جانتے ہین اور جو عقل سے خارج ہو اسکو دین سے خارج سمجھتے ہین - تو اُن پر لازم و واجب ہے کہ اُن امور کی (جنکو ہمنے مجہول الکنہ یا غیر معقول المعنی بتایا ہے) کنہ بتا دین اور اُنکو عقل سے موافق و مطابق کر دکھا دین -

نہین تو اُنکا خارج از دین ہونا ثابت کرین

اور اسکا ثبوت دین کہ یہ باتین مولویون
نے از خود بنا دہری ہین خدا ورسول نے
یہ باتین ہرگز نہین بتائین

سبھی باتون کی نسبت یہ کام نہو سکے تو
فقط وجود و صفات خالق و صورت کذائی
نماز کی باب مین کچھ کام کر دکھا دین اور
انکی کنہہ اور وجہ کی بیان سے ہنر ظاہر کرین
منجملہ صفات باریتعالے دیکھنے کے حقیقت
بیان کرین اور بتاوین کہ وہ کسطرح دیکھتا ہے
اور کس چیز سے دیکھتا ہے اور اسکا دیکھنا
[illegible] معنی رکھتا ہے

اگر یہ جواب دینا ہو کہ اسکے دیکھنے سے
اسکا علم یعنے جاننا مراد ہے تو یہ خود دیکھنے
کے مانند مجہول الکنہ صفت ہی - پہلے اسیکو
بتاوین کہ اسکے علم سے کیا مراد ہے اور
وہ کسطرح جانتا ہے اور اسکا علم عین
اسکی ذات ہی یا اسکی جزو یا کوئی امر اس سے
علیحدہ یا اس سے ملا ہوا یا اس سے منتزع
و مفہوم ہوتا -

ان شقوق سے جس شق کو جواب مین اختیار
کرینگے اور یہ کہینگے کہ اسکا علم عین اسکے
ذات ہے اور صفت علم اُسکی ذات سے علاوہ
کوئی چیز نہین ہے تو یہ خود مجہول الکنہ
امر ہی - پہلے اسیکو بتلا دین کہ اسکی ذات
کیا چیز ہے اور اسکی انیت و اصلیت
کیا ہے -

اس ذات کو کسی دوسرے صفت (جیسے وجود
یا خالقیت) سے بیان کرینگے تو یہی سلسلہ
سوالات اسمین جاری ہوگا - جس صفت کا
نام لینگے - ہم اسکی نسبت کہینگے کہ یہ صفت
بھی مجہول الکنہ ہے - پہلے اسیکو بتاوین اور
اسکی حقیقت بیان کرین

مثلاً وجود کی نسبت ہم یہ سوال کہینگے کہ خدا کا
وجود کسطرح کا ہے اور کیا اصلیت رکھتا ہے
انسان کیطرح ہے - یا آسمان کی مانند -
پہاڑ کی مثل ہے یا ہوا کی مماثل - اس بات
کو ہم فلسفی اصطلاح پر یون پوچھینگے کہ
وجود بمعنی مصدری و انتزاعی (جسکو ہندی
مین ہونا کہتے ہین اور فارسی مین ہستی)
تو کچھ اصلیت و تحصل نہین رکھتا تابع محل
انتزاع و انتزاع منتزع کے ہوتا ہے -
وجود باری بمعنے منشاء آثار خارجیہ یا بمعنے

ما بہ الموجودیت بتلاوا اور اُسکے اِنیت و اصلیت ظاہر کرو۔

اور خالق ہونیکی نسبت یہ کہینگے

کہ جو پیدا کرنے کی کیفیت و حقیقت ہمارے علم و مشاہدہ مین ہے (جسکے واسطے مادہ و آلات و زمان و مکان وغیرہ اشیار کا ہونا ضروری ہے اور بدون اُسکے اسکا وجود ناممکن) وہ تو اُس خداوند کی خالق ہونے مین متصور نہین پھر وہ خالق ہے تو کسطرح [illegible] ہے اور اسکے [illegible] کی کیفیت [illegible] و حقیقت کیا ہے

آخر کیا تو لاچار ہوکر یہ اقرار کرینگے کہ اسکے دیکھنے کی حقیقت ہم نہین جانتے اور اسکے علم کی حقیقت بھی نہین پہچانتے اسکی ذات کی کنہ بھی نہین سمجھتے اسکے وجود کو بھی کچھ بتا نہین سکتے۔ ان صفتونکو اسکے لوازم سے پہچانتے ہین۔ اصل حقائق کو چھوڑ اسکنہ مانتے ہین۔ اسمین ہماری بات کی تسلیم و تصدیق کرینگے۔ اور کیا وجود ذات و علم و رویت و خالقیت خدا سے انکار کرینگے اور اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھینگے۔

ومنجملہ ہیئیات و اداب و اذکار نماز ہیئت سجود کی وجہ بیان کرین کہ اسمین سر کو نیچے اور مقعد کو اوپر کرنا کیون تجویز ہوا۔ بجائے اسکے وہ سجدہ جو عیسائی کرتے ہین کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے میز پر پیشانی لگا دیتے ہین کیون تجویز نہوا۔ اور اسمین لفظ سبحان ربی الاعلےٰ نے کیا قصور کیا۔ اور قرآن پڑھنا یہان کیون ممنوع ٹھیرا۔ اسمین جو وجوہات نکالینگے وہ اسی قسم کے سوالات کا مورد ہونگے۔ آخر لاچار [illegible] ہماری بات کو مانینگے اور یہ اقرار کرینگے کہ ان خصوصیات اذکار و ہیئات کی وجہ ہم نہین جانتے اور انکو طبیب روحانی و حکیم ایمانی (محمد رسول اللہ صلعم) کے کہنے سے مان رہے ہین یا یہ کہہ اٹھینگے کہ یہ خصوصیات و ہیئات اصل اسلام و حقیقت عبادت سے خارج ہین جو مولوی لوگون نے از خود نکالکر دین مین داخل کر دی ہین۔ خدا کو جسطرح کوئی چاہے یاد کرے۔ قرآنی اذکار سے۔ یا شاستری بھجنون سے۔ رادہا کشن رٹکر یا مسلمان بنکر دھوتی پتلون پہنکر گلے مین زنار ڈالکر ماتھے پر تلک

لگا کر - یا شرعی صورت ولباس مین آ کر مسجد مین بیٹھکر یا شوالی اور گرجا مین جا کر - یہ کھینگے تو بھی اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھینگے - آئندہ اختیار

؎ ہر کسے مصلحتِ خویش نکو میداند

تنبیہ

کوئی صاحب ان امور کی وجوہات عقلیہ بیان کرنا چاہین تو اس امر کو ضرور لحاظ رکھین کہ جو وجہ عقلی بیان کرین اسمین نقل و تقلید نبوت کو دخل نہ دین اور اسباب مین تصانیف امام غزالی وحجۃ اللہ البالغہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی تقلید نکرین [illegible] وہ ایسا عقلی بیان نہین ہی جسمین نقل و تسلیم نبوت

کا دخل نہو - ایسا قطعی نہین جسمین چون و چرا عقل کو گنجایش نہو

ان لوگونکے بیانات کو ہم لوگ مانتے ہین جو عقل کو نقل کی تابع کرتے ہین - وہ اُن لوگونکے ماننے واحتجاج کرنیکے لائق نہین جو عقل کو مستقل حاکم جانتے ہین - اور بدون شہادت عقل نقل کی کوئی بات نہین مانتے -

تمثیل

مین اس امر کو ایک مثال دیکر واضح کرتا ہون اور [illegible] لوگون کو سمجہاتا ہون -

حضرت شاہ ولی اللہ مرحوم نی حجۃ اللہ البالغہ مین اسرار نمازکے بیان مین فرمایا ہے

اعلم ان الانسان قد یختطف الی الحظیرۃ المقدسۃ فیلتصق بجناب اللہ تعالی ثم یصوق وتنزل علیہ من ھنالک التجلیات المقدسۃ فتغلب علی النفس و یشاھد ھنالک مالا یقدر اللسان علی وصفہ ثم یرد الی حیث کان فلا یقربہ القرار فعالج [illegible]

جان رکھو کہ انسان کبھی مقدس حاطہ (بارگاہ الہی) مین اُچک کر لیا جاتا ہی اور وہ اُس درگاہ مین پوری طرح مل جاتا ہے اور اسپر وہان سے مقدس تجلیات نازل ہوتے ہین جنکا اُسکے نفس پر غلبہ ہو جاتا ہی - وہان وہ وہ کچھ دیکھتا ہی جسکے بیان پر زبان کو قدرت نہین ہے - پہر اپنے اصلی مقام (انسانیت و نفسانیت) مین پہیر ا جاتا ہے - تو وہان اسکو چین نہین آتا - پس اُیسی حالت پیدا کرنے مین (جو عالم سفلی کی حالات

استغراق النفس فی معرفۃ باریٔھا
ویتخذھا شرکا لاقتناص مافاتہ
منھا وتلک الحالۃ ھی التعظیم والخضوع
والمناجات فی ضمن افعال واقوال بنیت
لذلک ویتلوہ رجل سمع المخبر الصادق
یدعوہ الی ھذہ الحالۃ ویرغب فیھا
فصدقہ بشھادۃ قلبہ ففعل ووجد ما
وعدبہ حقا وارتقی الی مایرجوہ
ثم یتلوہ رجل الجاہ الانبیاء الی
الصلوات وھو لا یعلم بہ فلا والد
یجبر اولیاءہ علی تعلیم الصناعات
النافعۃ وھم کارھون

استغراق سے جو اسکو خدا کی معرفت مین حاصل ہوتا ہی قریب ہو) - ہاتھ پاؤن مارتا ہے اور وہ اس حالت کے (جو اس سے فوت ہوئی) شکار کرنیکے لئے اس حالت شغلیہ کو دام بناتا ہی وہ حالت اس تعظیم و عجز و مناجات کا نام ہے جو بضمن ان فعلون اور قولونکے پائی جاتی ہے جو اس حالت کیلئے مقرر کئی گئی ہین - ایسے شخص کے قریب قریب ایسا شخص بھی ہوتا ہی جو مخبر صادق کی (جو اس مقدس حالت کیطرف بلاوے اور اسکے رغبت دلاوے) بات سن لیتا ہی اور اسکو دل کی شہادت سے سچ جانتا ہی بلکہ جو کچھ وہ کہتا ہے سو کرتا ہے اور اسکے وعدہ کو حق پاتا ہے اور اس حالت کیطرف جسکا امیدوار تھا ترقی حاصل کرتا ہے ایسے شخص کے قریب قریب ایسا شخص بھی ہوتا ہے جو اس حالت کو نہین جانتا انبیا اسکو اس حالت کے فعلونپر (جو نماز سے عبارت ہی) مجبور کرتے ہین جیسے ماں باپ اپنی اولاد کو نافع ہنر و صناعتون کے سکھانے پر مجبور کرتے ہین اور وہ اسکو برا جانتے ہین -

واصل الصلوۃ ثلثۃ اشیاء -
ان یخضع القلب عند ملاحظۃ
جلال اللہ وعظمتہ ویعبر اللسان
عن تلک العظمۃ وذلک الخضوع

نماز کی تین اصول ہین - بوقت ملاحظہ عظمت وجلالت خداوندی دل کا عاجز ہونا ہے خدا کی عظمت اور اپنی دل کی عاجزی کو فصیح عبارت سے بیان کرنا ہے ہاتھ پاؤن وغیرہ جوارح کو اس عاجزی کے موافق

عبارة وان یودب الجوارح حسب
ذلك الخضوع قال القائل **شعر**
افادتکم النعماء منی ثلثة + یدی ولسانی والضمیر
ومن الافعال التعظیمیة ان یقوم بین یدیه
مناجیا ویقبل علیه مواجها واشد من
ذلك ان یستشعر ذله وعزة ربه فینکس
راسه اذ من الامر المجبول فی قاطبة
البشر والبهائم ان رفع العنق آیة التیه
والتکبر وتنکیسه آیة الخضوع والاخبات
وهو قوله تعالی فظلت اعناقهم
لها خاضعین
واشد من ذلك ان یعفر وجهه الذی
هو اشرف اعضاءه ومجمع حواسه
بین یدیه فتلك التعظیمات الثلث
الفعلیة شائعة فی طوائف البشر
لا یزالون یفعلونها فی صلوتهم و
عند ملوکهم وامرائهم واحسن الصلوة
ما کان جامعا بین الاوضاع الثلثة
مترقیا من الادنی الی الاعلی لیحصل الترقی
فی استشعار الخضوع والذلل و
الترقی من الفائدة ما لیس فی افراد

مودب رکھنا۔ چنانچہ کسی شاعر نے اپنے محسن کی مدح
مین کہا ہی۔ تمہاری نعمتون نے میری تینون چیزونکو
لے لیا۔ ہاتھ کو اور زبان کو اور اُس دل کو جو چھپا ہوا ہے
ومنجملہ تعظیمی فعلونکی یہ امر ہی کہ خدا کے سامنے مناجات
کرتا ہوا کھڑا ہو جائے اور دلکو اُسکے سامنے رکھے
اس سے بڑھکر یہ امر کہ اپنی ذلت اور خدا کی عزت
کو سوچ کر پس سرنگون ہو جاے یہ سب انسانون اور
اور جانورونمین جبلی امر ہی کہ گردن اٹھانا تکبر کی نشانی
ہے اور سر جھکانا عاجزی اور فروتنی۔ اسی بنا پر
خدا نے فرمایا کہ وہ نشانی دیکھین تو انکی گردنین آگے
اسکے ذلیل رہین
اس سے بھی بڑھکر یہ امر ہے کہ وہ اس منہ کو جو تمام
اعضا سے اشرف ہے اور حواس خمسہ کا مجمع اسکے سامنے خاک
مین ملاوے۔ یہ تینون فعلی تعظیمین انسانونکے تمام فرقون
مین مروج ہین وہ ہمیشہ اپنے بادشاہون اور امراؤنکے
سامنے اور اپنی عبادتون مین یہی کام کرتے ہین —
نمازون مین اچھی وہ نماز ہی جو تینون مراتب تعظیم کے
جامع ہو اور اسمین ادنے سے اعلی کیطرف ترقی
ہو تا کہ انسان کو اپنی خضوع و عاجزی کے سوچنے
سمجھنے مین ترقی پیدا ہو اور ترقی مین وہ فائدہ
ہے جو نہ فقط اعلی درجہ کی تعظیم مین فائدہ ہے

الاقصی ولا فی الانحطاط من الاعلی الی الادنی وانما جعلت الصلوة دون الفکر فی عظمة الله ودون الذکر الدائم لان الفکر الصحیح فیها لا یتاتی الا من قوم عالیة نفوسهم وقلیل ماهم وسوی اولئک لو خاضوا فیه تبلدوا وابطلوا راس مالهم فضلا عن فائدة اخری فی الذکر یدون ان یشرحه ویعضده عمل تعظیمی یعمله بجوارحه یعنوانی ذا بها تقلقلة خالیة عن الفائدة فی حق الاکثرین اما الصلوة فهی المعجون المرکب من الفکر [illegible] عظمة الله بالقصد الثانی والالتفات المتاتی فی کل واحد ولا یحجب لصاحب استعداد الخوض فی لجة الشهود ان یخوض بل ذلک منیله اتم تنبیه ومن الادعیة المبینة لخلوص عمله لله وتوجیه وجهه تلقاء الله وقصر الاستعانة فی الله ومن افعال تعظیمیة کالسجود والرکوع یصیر کل واحد عضد الاخر ومکمله والمنبه علیه فصارت نافعة لعامة الناس وخاصتهم تریاقا قوی الاثر یکون لکل انسان منه ما استوجبه اصل استعداده

نه اعلیٰ درجه سے اتر کر ادنے درجه کی تعظیم کرنی مین وه فائده

اس تعظیم کے لئے نماز کو مقرر کیا - فکر اور ہمیشه کے ذکر کو سبب تعظیم نه ٹهیرایا - اسلئے که فکر صحیح تو بجز ان لوگون کے جنکے نفوس عالی ہین ہو نہین سکتا - اور وه لوگ کم ہوتے ہین انکے سوا اور لوگ اسمین پڑین تو احمق بنجادین اور اپنی پونجی بهی کهو بیٹھین - اور ذکر سوا اسکے که کوئی تعظیمی فعل ہاتھ پاؤن کا اسکی شرح و تائید کرے ایک آواز [illegible] ہوتی ہے اور نماز ایسے معجون مرکب ہے جسمین فکر بهی ہوتا ہے جو قصد و التفات سے خدا کی عظمت مین ہر ایک شخص لگا سکتا ہے جسکو اس فکر مین غوطه لگانیکی استعداد ہو اسکو اس نماز مین کوئی مانع نہین ہے بلکه نماز اسکو اسپر خوب لگاتے اور جگاتی ہے اور اس مین دعائین (یعنی ذکر) بهی ہوتی ہین جو عمل کے خالص اور مونهه کو خدا کیطرف متوجه کرنے اور خاص خدا سے مدد لینے کو بیان کررہی ہین - اور اس مین فعل تعظیمی بهی ہوتے ہین جیسے رکوع و سجود - ان مین ہر ایک دوسرے کا موید و مکمل ہوتا ہے پس نماز ہر ایک کے لئے عام ہون یا خواص نافع ہوئے اور تریاق قوی التاثیر ٹهیری - تاکه ہر ایک کو اس سے

وقال فی بیان اسرار اذکار الصلوٰة و ھیاٰتھا المندوبة الیھا والھیات المندوبة الیھا ترجع الی معان منھا تحقیق الخضوع وضم الاطراف والتنبیہ للنفس علی مثل الحالة التی تعتری السوقة عند مناجاة الملوک من الھیبة و الدھش کصف القدمین ووضع الیمنی علی الیسری وقصر النظر وترک الالتفات

ومنھا محاکاة ذکر اللہ وایثارہ علی من سواہ باصابعہ ویدہ حذو ما یعقلہ بجنانہ ویقولہ بلسانہ کرفع الیدین والاشارة بالمسبحة لیکون بعض الامر معاضد البعض

ومنھا اختیار ھیاٰت الوقار ومحاسن العادات والاحتراز عن الطیش والھیاٰت التی یذمھا اھل الرای وینسبونھا الی غیر ذوی العقول کنقر الدیک واقعاء الکلب والتفات

ومنھا ان یکون الطاعة بطمانینة وسکون وعلی رسل کجلسة الاستراحة ونصب الیمنی وافتراش الیسری فی القعدة الاولی لانہ ایسر لقیامہ والقعود علی الورک فی الثانیة لانہ اکثر راحة

وہ فائدہ پہنچے جو اُسکی استعداد تقاضا کرے۔

اور بیان اسرار نماز کے اذکار و ہئیات مین کہا ہے کہ جن صور تونکا نماز مین حکم ہوا ہے انکا مدار و مرجع کئی معنی ہین۔ از انجملہ عاجزی کے ثابت کرنا اور ہاتھ پاؤنکو ملا رکھنا اور دل کو وہ حالت سوجھانا جو رعایا کو بادشاہ کے پاس عرض کرنے کے وقت پیش آتی ہے یعنے ہیبت اور دہشت اور دونو قدمونکو ملائی رکھنا اور دہنے ہاتھ کو بائین پر رکھنا بادشاہ کے سوا اور طرف نگاہ نکرنا

از انجملہ اپنے ذکر کو اور اُس بات کو کہ اس نے خدا کو سب چیزون سے چن لیا ہے اپنی آنکھون اور ہاتھون سے بیان کرنا جیسے دل مین سمجھا ہے اور زبان سے کہتا ہے جیسے دونون ہاتھ کا اٹھانا اور التحیات مین انگلی سے اشارہ کرنا تاکہ ایک کام دوسرے کا موید ہو

و از انجملہ یہ کہ صورت وقار و بہترین عادات کو اختیار کرنا اور تیزی اور ایسی صورت سے جسکو اہل عقل پسند نکرین بچنا جیسے مرغ کا زمین پر چونچ مارنا یا کتے کیطرح بیٹھنا یا درندون کیطرح پاؤن کو بچھانا

از انجملہ یہ کہ عبادت طمانیت و نرمی سے ہو۔ جیسے جلسہ استراحت کرنا۔ اور قعدۂ اولی مین داہنا پاؤن کھڑا رکھکے بائین پر بیٹھنا کیونکہ اس مین قیام کے لئے سہولت ہے اور دوسرے قعدہ مین ران پر بیٹھنا اس لئے کہ اسمین

امام زیادہ ہے

واما الاذكار فترجع الى معان منها ايقاظ النفس لتتنبه للخضوع الذي وضع له الفعل كاذكار الركوع والسجود - ومنها الجهر بذكر الله ليكون تنبيها للقوم بانتقال الامام من ركن الى ركن كالتكبيرات عند كل خفض ورفع ومنها ان لا يخلو حالة في الصلوة من ذكر كالتكبيرات وكاذكار القومة والجلسة

اور ذکر کا مرجع بھی کئی معانی ہین ازانجملہ دل کو جگانا تاکہ وہ عاجزی کے لئے خبردار ہو جسکے واسطے وہ فعل مقرر ہوا ہے - جیسے رکوع وسجود کے اذکار ہین ازانجملہ یہ کہ وہ پکار کر ہو تاکہ مقتدی لوگ امام کا ایک رکن سے دوسرے رکن کیطرف رجوع کرنا جان جائین جیسے تکبیرات انتقال ہین - ازانجملہ یہ کہ کوئی رکن یا حالت ذکر سے خالی نرہے جیسے تکبیرات انتقال واذکار قومہ وجلسہ ہین -

وقال [illegible] - اما [illegible] توقيته [illegible] ايضا فان التوقيت يجمع شملهم واطوع لقلوبهم وابعد من ان يذهب كل احد الى ما يقتضيه رايه حسنا كان او قبيحا - واما توزيع الركعات على الاعداد فمبني على آثار الانبياء السابقين على ما ذكر في الاخبار انتهى كلامه مختصرا

اور [illegible] تھا جیسا پہلے کہا ہے کہ اذکار ہین [illegible] تعیین [illegible] چاہئے اس مین انکی پراگندگی سے جمعیت اور انکے دلونکو تابع کرنا - اور اس سے دور رکھنا کہ ہر ایک اسطرف جاوے جو اسکا خیال (اچھا ہو یا برا) چاہے رکعات کو خاص خاص عدد پر منقسم کرنا سو انبیاء سابقین کی روش وطریق پر مبنی ہے چنانچہ اخبار مین مذکور ہے کلام حضرت شاہ ولی اللہ باختصار تمام ہوا

یہ کلام بلاغت نظام بلاریب قابل تسلیم واعتقاد ہے - اور اسپر ہمارا اعتماد ہے اس مین وجوہات عقلیہ نماز کا خوب بیان ہے جو اہل ایمان کے لئے سبب اطمینان وموجب زیادت یقین وایمان ہو سکتا ہے - ہمنے اسیواسطے ان وجوہات کو بہ تفصیل نقل کیا ہے کہ معتقدین اسلام مسائل اسلام کی خوبی پہچانین اور تعلیمات محمدیہ کے اسرار کا نمونہ دیکھہ لین - ولیکن یہ وجوہات ایسے عقلی نہین جنمین نقل وتقلید صاحب شریعت کا دخل نہو - ایسے قطعی

نہین جنمین جو ان وجہ سے عقل کی جگہ باقی رہی ہو
بلکہ انکا تسلیم کرنا تسلیم چند امور پر (جو نقل و تقلید
شریعت سے مستفاد ہین) موقوف ہے اور سوالات
عقل کو ہنوز اسمین گنجایش ہے

وہ امور یہ ہین

(۱) حالت قرب کے حاصل کرنیکے لئے چند اقوال
وافعال کو مقرر کرنا
(۲) ان اقوال کو چند الفاظ و عبارات خاص
سے مخصوص کرنا
(۳) ان الفاظ کے لئے خاص خاص محل مقرر کرنا
(۴) ان الفاظ کے لئے خاص صیغہ جہر یا اخفا کا تجویز کرنا
(۵) ان افعال کے اعداد اتباع انبیاء سابقین
پر چھوڑنا

وہ سوالات اس قسم سے ہو سکتی ہین

(۱) ان اذکار کو ان الفاظ سے کیون مقرر کیا - کیا
اس سے بہتر یا اسکی مثل کوئی اور لفظ نہ تھا
(۲) ان اذکار کو ان مواضع سے کیون مخصوص کیا -
اذکار رکوع سجدہ مین کیون جائز نہوے اور اذکار
سجود رکوع مین کیون تجویز نکئی گئی
(۳) بعض اذکار کو جہر سے اور بعض کو اخفا سے
کیون مخصوص کیا - التحیات کو جہراً پڑہنا کیون
تجویز نہوا اور سورہ فاتحہ کو سراً پڑہنا کیون نہ ٹھہرایا
(۴) چہرہ کو خاک مین ملانا بنوع تعظیم سے تو تھوڑا سا
سر جھکا کر زمین سے خاک اٹھا کر چہرہ کو مل لینا
بجائے سجود کیون تجویز نہوا - اور فرش نفیس پر
سجدہ کرنا جہان وہ مقصود حاصل نہین ہوتا کیون
جائز رہا

جب ان خصوصیات نقل کو اس بیان مین دخل ہے
اور ان سوالات عقل کا یہان موقع ہے تو اس
بیان کو بجز ان لوگون کے جو عقل کو تابع نقل
سمجھتے ہین اور نیز ان کے بعض باتون کو بن سمجھے
بھی مان لیتے ہین کون مان سکتا ہے - نقل کو
بشرط مطابقت عقل ماننے والا اسے کب تسلیم
کر سکتا ہے یہان ایک **سوال** وارد ہوتا ہے
جو بادی النظر مین سخت و مشکل دکھائی دیتا ہے
وہ یہ ہے کہ یہ مسائل اگر بدون پابندی نقل و تقلید
صاحب شریعت سمجھ مین نہین آتے اور انمین
عقلی وجوہات کسی سے بن نہین سکتے - تو ہم
مذہب اسلام کی خوبی ہنود و یا عیسائیون کو
جو ہمارے مذہب و صاحب مذہب کے مقلد و معتقد
نہوگے کیونکر سمجھاوینگے اور انکو اسلام کی طرف
کیونکر بلاوینگے

اسکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ہم بہت سے مسائل اسلام کی وجوہات عقلی سمجھہ نہین سکتے ولیکن اُن سے بڑہکر مسائل کے وجوہات کو ہم خوب سمجھتے ہین اور اچھی طور پر بیان کر سکتے ہین چنانچہ اسکے تشریح ہم صدر تقریر مین کر چکے ہین

پس جب ہم کسی مخالف و منکر اسلام کو اسلام کیطرف بلاوینگے - اور محاسن اسلام اسکو سمجھاوینگے تو اُسکے سامنے مسائل نماز و روزہ و وضو و غسل و تیمم جو پورے پورے ہماری سمجھہ مین نہین آتے پیش بکار نہ جائینگے -

[illegible]

بلکہ اگر وہ مسائل اصول و فروع جنکو ہم خوب سمجھتے ہین اور اُنکی وجوہات عقلی بیان کر سکتے ہین بتا وینگے اور اُنکے ذریعہ سے اسلام کی خوبی اُنپر ظاہر کرینگے -

اور جب وہ ان معقول المعنی معلوم الوجہ مسائل کے ذریعہ سے حسن و حقانیت اسلام کو مان جاوینگے تو ان مسائل کو جو عقل مین نہین آتے وہ خود تسلیم کر لینگے اور آجتک جس کسینے دین اسلام بلکہ ملل و مذاہب کافہ انام کو (بزعم خود) تحقیقاً اختیار کیا ہے وہ اس سے بڑھکر کچھ نہین کرسکا - ایسا کوئی نہین ہوا جسنے کسی مذہب کے کل اصول و فروع پر حاوی ہو کر اُس مذہب

داخل ہو کر اسکی کلی جزئی باتونکو عقل کے مطابق کر لیا ہو -

پس جو بات کسی مذہب والے سے نہوئی ہوا ور نہ ہو سکے وہ ہمسے کون طلب کر سکتا ہے - اور جس بات سے اسکا مذہب خالی نہو اس سے اسلام پر الزام کب لگ سکتا ہے اس امر کے زیادہ توضیح بحث اثبات نبوت مین ہو گی انشاء اللہ تعالی

اس بیان سے نیچر کو مذہب بنانے والون کے اعذار و دلائل کا جواب پورا ہوا - اور یہ امر بخوبی ثبوت ہو [illegible] کہ بعض [illegible] عقل مین نہ آنا [illegible] واجب التسلیم ہے نہ اس سے ہمارے قدیمی مخالفون (معتزلہ وغیرہ) کو انکار ہے اور نہ نیچر کو مذہب بنانے والون کو انکار کی گنجایش ہے

بالجملہ ہماری دلیل سیوم باتفاق کل صحیح و مسلم ہے یا یون کہئے کہ بالاتفاق مسلم ہونیکے لائق ہے

وباللہ التوفیق

باقی آئندہ

حصہ دوم

تتمہ مبحث کانشنس بضمن چند سوال وجواب

(۱) **سوال** اگر وجود قانون قدرت علاوہ از قرار داد عقل تمہارے نزدیک شخص مقرر نہین تو پھر رہبر وہادی عقل جواسکو خطا سے بچاوے اور اسکے پہچانے ہوئے باتونکی صحت وسقم کا معیار ہوسکے تمہارے نزدیک کیا چیز ہے ؟

جواب وہ نبی ہے جو عقل کے لئے بمنزلہ چراغ ہے جو اندھیری کوٹھری مین آنکھہ کی رہنمائی کرتا ہے

(۲) **سوال** اس نبی کی سچائی اور رہنمائی پر کیا دلیل ہے اور اسکی تصدیق کے کیا صورت ؟

جواب ہماری عقل ہی اسکی ہادی ہونے پر دلیل ہے اور اسکی تعلیمات کا عقل کے موافق ہونا اور اس نقص سے (جسنے عقل کو بے اعتبار کر دیا ہے) خالی ہونا اسکی تصدیق کرتا ہے

(۳) **سوال** جب تمنے عقل کو صداقت نبی پر دلیل ٹھیرایا تو پھر تمپر وہی اعتراض لزوم تناقض یا دور (جو تمنے مخاطب پر وارد کیا تھا) وارد ہوا

تقریر لزوم تناقض یہ ہے کہ پہلے تمنے عقل کو ادراک احکام مین بے اعتبار بنایا ہے پھر نبی کی سچائی ورہنمائی کے بین (جو منجملہ احکام ہے) اُسیکا اعتبار کیا۔

تقریر لزوم دور یہ کہ عقل کو ہدایت نبی کا محتاج ٹھیرایا۔ اور نبی کا ہادی ہونا تسلیم وتجویز عقل پر موقوف رکھا۔

جواب جس امر مین ہمنے عقل کو بے اعتبار ٹھیرایا ہے۔ اُسی مین بعینہ اسکا اعتبار نہیں کیا۔ پس تناقض (جسمین وحدات ثمانیہ وحدت [illegible] وحدت جزو وکل وغیرہ کا ہونا شرط ہے) کہان متحقق ہوا۔ اسکی بے اعتباری تو جملہ احکام کے ادراک مین ٹھیرائی گئی ہے اور معتبری فقط ایک حکم تصدیق نبوت مین مسلم ہوئی ہے۔ اور اسمین کچھہ تناقض واختلاف نہین۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز کی کل سے کسی حکم کی نفی ہو اور اُسکی جزو مین اسکا اثبات

تمثیلات

منطقی تمثیل

(۱) یصدق قولنا الزنجی لیس باسود ای کلہ

مع صدق قولنا الزنجی اسود ای بعضہ یعنے ہمارا یہ کہنا بھی سچ ہے کہ حبشی سیاہ نہین ہوتا یعنے اسکا جسم سب کا سب ایسا نہین ہوتا - اسلئے کہ اسکے دانت و ناخن سفید ہوتے ہین - اور یہ بھی سچ ہے کہ حبشی کالا ہوتا ہے یعنے ماسوائے دانت وغیرہ کے اسکا بدن سیاہ ہوتا ہے

عام فہم تمثیل

(۲) یہ کہنا بھی سچ ہے کہ فلان شخص منطق یا فقہ [illegible] نہین جانتا - یعنے اسکے جمیع مسائل سے واقف نہین اسلئے وہ ان علوم مین اعتبار کلی کے لائق نہین - اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ منطق وغیرہ علوم جانتا ہے یعنے بعض مسائل سے واقف ہی اسلئے انہین اسکا قول معتبر ہے

(۳) یہ چھری کاٹ نہین سکتے (یعنے لوہی کو) سچ ہے - اسی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ کاٹ سکتی ہے (یعنے قلم کو) نیز سچ ہے

ایک ہی بعینہ ہمنی عقل کے اعتبار و بے اعتباری مین کیا ہی - جملہ احکام شرعیہ و تعلیمات نبویہ کے بالاستقلال جان لینے مین اسکو بے اعتبار ٹہیرایا ہے اور خاصکر تصدیق نبوت یا اسکے بعض تعلیمات کے امتحان مین اسکا اعتبار کیا ہے پس اسمین تناقض کہان پایا جاتا ہے

اسی تقریر سے اعتراض لزوم دور بھی اٹھ سکتا ہی اور اسمین یون کہا جا سکتا ہی - کہ عقل ہدایت نبی کے محتاج ہی تو تمام احکام کے جاننے مین محتاج ہے - اور نبی کو عقل کیطرف حاجت ہے تو فقط نبوت کے اثبات مین ہے یا اپنی بعض تعلیمات کی صداقت جتانے مین ہے جس سے وہ نبی [illegible] اور اسکی تعلیمات کو اس نقص سے (جو اسکو اپنی تجویزات مین پیش آتا ہی (یعنے عجز و نقص) خالی جانکر اسکو حق جان لے) - اور کسی چیز کا ایک بات مین کسیکا محتاج ہونا اور دوسرے بات مین اسکا اسی کیطرف حاجتمند ہونا جائز و ممکن ہے -

تمثیلات

فلسفی تمثیل

(۱) ہیولے اپنے بقاء اور وجود مین صورت کا محتاج ہے - اور صورت اپنی تشکل مین ہیولے کی محتاج -

عام فہم تمثیل

(۲) دوربین اور آنکھہ ایک دوسرے کی محتاج ہین
آنکھہ نہو تو دوربین کام نہین آتی۔ دوربین کے
سوائے دور کی چیزونکو آنکھہ دیکھہ نہین سکتے
دوربین اپنی قوت کے اثبات اور اپنی صداقت
رویت کے اظہار مین آنکھہ کے محتاج ہے۔
اور آنکھہ دور کے مشاہدہ و رویت مین
دوربین کے محتاج

آنکھہ دوربین کو ان چیزون پر جنکو وہ خود دیکھہ
سکتے ہے لگاکر اسکی قوت و صداقت کا امتحان
کرلیتی ہے۔ پہر ان چیزون کے مشاہدہ مین جنکے
رویت سے خود عاجز ہے اور اپنی ذاتی طاقت
سے اُن تک پہنچ نہین سکتی دوربین کے
محتاج اور مقلد اور اسپر معتمد ہو جاتی ہے۔

(۳) آنکھہ اور چراغ بھی آپسمین یہی نسبت رکھتے
ہین آنکھہ نہو تو چراغ کسی کام نہین آتا۔ چراغ
کے سوائے اندہیری کوٹھری مین آنکھہ
سے کام نہین نکلتا آنکھہ چراغ کی روشنے
کا مشاہدہ و تجربہ کرکے اسکا رہنما ہونا ثابت
کرتے ہے۔ پہر چراغ اسکا رہنما ہو جاتا ہے
یہی نسبت بعینہا ہمنے عقل اور نبی مین تجویز
کی ہے۔ اور ایک کی دوسرے کیطرف اسی
قسم کی حاجت مسلم رکھی ہے

نبی نہو تو عقل سے ہم اُن اخلاق یا احکام
کے (جو ثواب و عذاب اخروی اور رضا یا عتاب
الہی کے متعلق ہین) دریافت کرنیکا کام نہین
لے سکتے۔

عقل نہو تو نبی کا نبی اور ہادی ہونا پہچان نہین
سکتے۔ عقل کے ذریعہ سے ہمنے نبی کو سچا
جانا۔ اور اسکی بتائی ہوئی۔ دس۔ بیس
سو دو سو ہزار دو ہزار باتونکا حق اور نفس
الامر کے مطابق ہونا پہچانکر اسکو رہنما
جان لیا۔ پہر عقل کو ان اخلاق کے جاننے
مین (جنکو وہ پہنچ نہین سکتے اور اگر پہنچتی
ہے تو اشتباہ و اختلاف مین رہتی ہے)
اسکا محتاج قرار دیا۔ پس اسمین دور کہان لازم آیا
یہ جواب ہمارے مخاطب والامناقب اختیار نہین
کرسکتے اور اسکے ذریعہ سے اعتراض لزوم دور
اور تناقض وہ اپنی تقریر سے اٹھا نہین سکتے
اسلئے کہ وہ اختلاف جہات توقف کے قائل نہین
اور اسباب کے معتقد نہین کہ بعض باتونکے
ادراک سے عقل انسانی عاجز ہے اور اسکے

جاننے اور ماننے مین پیغمبر کے محتاج و مقلد
بلکہ جیسے آپ عقل کو بلا استثناء ہادی کا
محتاج فرماتے ہین ویسے ہی علی العموم نبی کی
ہر بات کے سچائی حکم و شہادت عقل پر
موقوف ٹہیراتے ہین - پس وہ اس عموم
کی جانبین مین اعتبار کرنے سے وہ بات
نہین کہہ سکتے

سوال (۴) ان تقریرون سے اعتراض لزوم تناقض
و دور تو بے شک اٹھ گیا ولیکن اس سے ایک
اور اعتراض [illegible] جواب اس اعتراض سے بڑھکر
پیدا ہوگیا

وہ یہ کہ عقل کو تمنے نبی سے وہ نسبت دی
ہے جو ادنے منطقی یا محاسب کو ایک بڑے
منطقی یا حساب دان سے ہوتی ہے - یا آنکھہ
کو دوربین یا چراغ سے حاصل ہے - جس سے
یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کبھی عقل بدون رہنمائے
پیغمبر بھی ادراک احکام کرسکتے ہے جیسے
آنکھہ بدون معاونت دوربین بعض اشیاء
کو دیکھہ سکتے ہے - اور یہ بات تمنے صراحۃ
بہی کہدی ہے کہ نبی کی رہنمائی اور اسکی
بعض تعلیمات کی سچائی عقل اپنی ذاتی قوت
سے پہچان سکتے ہے اور یہ بات تمہارے
اصل مذہب کے کہ عقل بدون رہنمائی پیغمبر
ادراک احکام مین استقلال نہین رکہتی
اور حسن و قبح اشیاء عقلی نہین ہے - مخالف
ہے

جواب یہ اعتراض اسی کے خیال مین آئیگا جو
ہماری کلام کا مطلب نہ پائیگا - عقل کو آنکھہ
کے ساتھہ تشبیہہ دینے سے یہ لازم نہین آتا
کہ جن باتونکو نبی سے خصوصیت ہے (یعنے ادراک
احکام حلال و حرام و استحقاق ثواب و عذاب اخروی
و رضا و عتاب الہی) عقل اسکو جان لے جیسا کہ
آنکھہ کو یہ لازم نہین ہے کہ جن چیزونکا
دیکھنا دوربین سے مخصوص ہے (یعنے
دور کے چیزونکو دیکھنا) آنکھہ دور سے
دیکھ لے - ہان اگر اس تشبیہہ سے عقل کا
بعض چیزونکو ازخود جان لینا لازم آتا ہے
تو وہ انہین چیزون سے مخصوص ہے
جو ادراک عقل کے لائق ہین (یعنے ادراک
حسن و قبح بمعنی صفت کمال یا نقصان و بمعنے
مناسب یا مخالف طبع) جیسا کہ آنکھہ کے
لئے ان چیزونکا جو طاقت چشم سے دکھائی

دیتی ہین اور وہ رہین کے محتاج نہین (دیکہنا لازم ہے

رہا ہمارا یہ کہنا کہ عقل نبی کی رہنمائی اور اُسکے بعض تعلیمات کی سچائی اپنی قوت سے پہچان سکتی ہے سو بہی اسبات کی منافی نہین اور نہ ہمارے اصل مذہب کے مخالف ہے اُن چیزونکا ہمنے عقل سے پہچاننا تجویز کیا ہے تو بعد ورود شرع و رہنمائے پیغمبر کے کیا ہے۔ یعنے یہ کہا ہے کہ پیغمبر چراغ ہدایت عالم مین روشن ہوا اور اسکی بعض تعلیمات نے (جو ہماری عقل مین آتی ہین) ظہور کیا تو ہماری عقل نے اپنی ذاتی قوت سے جو بمنزلہ آنکھ کے اسمین ہے اسکی نورانیت کو دیکھ لیا اور ان تعلیمات کی حقانیت کو پہچان لیا۔ پس اسمین عقل کا بالاستقلال احکام کو جان لینا اور نبوت اور تعلیمات کو قبل ورود شرع و بعثت انبیا پہچان لینا کہان لازم آیا اور ہمارے اصل مذہب کا خلاف کسطرح ہوا۔

یہ تب ہوتا جب ہم قبل بعثت و دعوت نبی کے اصل نبوت یا تعلیمات نبوت کو عقل سے جان لینے کے مدعی ہوتے۔ اور یہ کسی ایسے پہاڑ کے (جہان دعوت نبی نہین پہنچے) باشندگان کا ان چیزونکو عقل سے جان لینا تجویز کرتے۔

اس امر کا تو ہماری کلام مین اشارہ بہی پایا نہین جاتا پہر وہ اعتراض اسکی طرف کسطرح متوجہ ہو سکتا ہے

اسی قسم کا یہان ایک اور **سوال** (۵) ہے جس نے اہل مذہب نیچر کو دہوکہ مین ڈال رکہا ہے وہ یہ ہے کہ جب عقل نے نبی کی نبوت کو (جو اصل اصول احکام ہے) اپنی ذاتی طاقت سے پہچان لیا اور ایسے بڑی بہاری مہم کو فتح کر لیا تو پہر وہ احکام شرعیہ عملیہ کو (جو نبوت کی فروعات ہین اور اس سے وہ نسبت رکہتے ہین جو تنکا پہاڑ سے رکہتا ہے) کیون پہچان نہین سکتے اور ان احکام کی تشریع و تجویز مین وہ کیون مہمل چہوڑے جاتے اور عاجز و نامعتبر خیال کیجاتے ہے

اسکا **جواب** بہی وہی ہے کہ یہ اعتراض بہی قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ عقل نے نبی کی نبوت کو از خود کہان جانا ہے

کہ وہ اسکے فروعات کو از خود جان لے -
نبوت کو اس نے بن بتائے نہین جانا -
نبی نے اُسکو اپنا نبی ہونا بتایا یا اپنی تعلیمات
کو ظاھر کیا تو اُس نے اپنی طاقت سے (جو
بتانے سے جان جانیکے لیئے اسکو دی گئی
ہے) اُسکو پہچان لیا - اسکی اس بہادری
وعقلمندی کا لازمہ ہے تو اسیقدر ہے کہ جسطرح
اُسنے نبوت کو بتانے سے پہچان لیا ہے
اسیطرح احکام وتعلیمات نبوت کو بتانے
سے جان لے -

اسکا لازمہ یہ نہین ہے کہ وہ احکام وتعلیمات
نبوت کو بن بتائے جان لے اور جو کام
نبی کرتا ہے وہ کرنے لگے -

یہ کہنا ایسا ہی جیسا آنکھ کی نسبت کوئی یہ
کہے کہ جس حالت مین آنکھہ دوربین کو
(جو دور کی چیزین دیکھنے کے اصل اصول ہے)
دیکھ لیتی ہے اور اسی آنکھہ سے اسکا دوربین
ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر وہ آنکھہ دور کے
چیزونکو (جنکا دیکھنا دوربین کے فروعات
سے ہے) کیون نہین دیکھ لیتی - اور یہ
دوربین کا کام خود کیون نہین دے سکتی

اور یہ کہنا جیسا ہے عقلاء کو معلوم ہے

اس سوال کی غلطی کا منشاء یہ
ہے کہ یہ لوگ نبی کے بتائی ہوئی باتونکو
عقل سے سمجھ لیتے ہین تو انکو اپنی ہی عقل
کا نتیجہ خیال کرتے ہین - اور رجماً بالغیب
یہ سمجھنے لگتے ہین کہ ان باتونکو ہم فقط اپنی
عقل سے سمجھ رہے ہین - نبی نہوتا تو ہم
عقل ہی سے انکو سمجھ جاتے اور جو نبی
نے بتایا ہے وہی بتاتے

جیسے کوئی احمق دوربین مین دور کی چیز [illegible]
دیکھکر یہ سمجھنے لگے کہ جو چیز دوربین مین
آتی ہے یہ فقط ہماری آنکھ کی طاقت کا
نتیجہ ہے - دوربین نہوتے تو اس چیز
کو ہم فقط آنکھہ سے دیکھ لیتے - مگر انکا
یہ خیال محال تب سچا ہو جبکہ وہ بدون استفادہ
وشاگردی نبی کے تعلیمات نبویہ کو عقل سے
بتا دین یا کسی ایسے شخص کی (جسکو تعلیمات
نبویہ نہ پہنچی ہون اور باوجود اسکے وہ
تعلیمات نبویہ پر مطلع ہوا ہو) نشان دہی کرین جیسے
آنکھہ سے دوربین کا کام لینا تب سچا
ہو سکتا ہے جبکہ دوربین کو آنکھہ سے جدا کرین اور خود دوربین

ہے دیکھتے ہین وہ آنکھ سے دیکھکر بتادین

سوال(۶) یہ توخوب مدلل ہوا اور مسلم ہوچکا کہ عقل اصل نبوت یا بعض تعلیمات نبوت کو بن بتاے جان نہین سکتے اور ان معنی کر وہ استقلال نہین رکھتے ولیکن بتانے کے بعد جان لینے مین تو وہ استقلال رکھتی ہے اسلئے اصل نبوت یا بعض تعلیمات کے تسلیم کرنے مین وہ محض مقلد نہین بن جاتے اور اسکو وہ اسلئے نہین مان لیتے کہ وہ ارشاد نبی کو بحکم نبی واجب الانقیاد جانتی ہے۔ بلکہ اسلئے تسلیم کر لیتی ہے

[illegible]

ذات مین دیکھتے ہے اور اسکو اپنی فکر سے پہچانتی ہے اور اسکے ماننے کو اپنی تجویز و فیصلہ سے واجب جانتی ہے۔ اور اسکا یہ فیصلہ و استقلال بھی تمہارے اصل مذہب کے (کہ حسن و قبح اشیاء عقلی و ذاتی نہین اور عقل بالاستقلال حاکم نہین) منافی ہے۔

جواب ان معنی کر عقل کا استقلال اور حسن و قبح اشیاء مین اسکا حکم دادراک ہمارے انکار کا مورد و محل نہین ہے۔ ہمارا انکار تو ورود شرع سے پہلے عقل کے حاکم ہونے اور حسن و قبح اشیاء کے عقلی و ذاتی ہونے سے مخصوص و مقید ہے۔ چنانچہ اصل اول مین ہمنے قبل ورود شرع کی قید لگادی ہے اور صاف تصریح کی ہے کہ عقل نہ بذات خود حاکم ہے نہ محض بیکار۔ قبل ورود شرع عقل اشیاء پر حکم وجوب یا حرمت لگا نہین سکتے اور بعد ورود شرع محض مقلد نہین بنجاتے۔ بلکہ یہ تجویز کرتے ہے کہ اچھی چیز مین یہ خوبی تھی اسلئے شارع نے اسکا حکم دیا۔ بری مین یہ برائی تھی اسلئے اس سے منع کیا۔ دیکھو صفحہ (۶۵) و (۶۷)

[illegible]

یہ ہماری تصریح اسبات پر شاہد صریح ہے کہ ہمنے جو کہا ہے کہ عقل حاکم نہین اسکے یہ معنی ہین کہ قبل ورود شرع حاکم نہین۔ اور جو کہا ہے کہ حسن و قبح اشیاء عقلی نہین اسکے یہ معنی ہین کہ قبل ورود شرع عقل اسکو سمجھہ نہین سکتی۔ اور جو کہا ہے کہ حسن و قبح اشیاء ذاتی نہین اسکے یہ معنی ہین کہ اشیاء بذات خود بدون بیان شارع اپنے حسن و قبح کی مظہر نہین ہوسکتی۔

بعد ورود شرع و بیان شارع عقل کا اشیاء کے

حسن وقبح کو جان لینا اور انپر وہ احکام جو
نبی نے لگائے ہین اپنی طرف سے تجویز
کرنا اور انمین حاکم بنجانا یہ تو عین ہمارا
مذہب ہے پھر اسکا خلاف کیا معنی رکھتا ہی۔

سؤال جس حالت مین نبوت یا بعض تعلیمات
نبوت کا بتانے سے جان لینا عقل کی ذاتی
قوت وقدرتی ملکہ کا نتیجہ ہے اور وہ اسمین
مستقل بالا دراک مانی گئی ہے تو وہ بتانے
سے پہلے ان امور کو کیون جان نہین سکتی اور وہ
اپنی ذاتی ملکہ وقدرتی قوت سے کیون کام
نہین لے سکتی۔

جواب اسکے وجہ وہی ہے جو مادہ کے
بدون صورت اور آنکھہ کے بدون دوربین
اپنی ذاتی طاقتون سے کام نہ لینے کی وجہ ہے
جو مادہ کی ذاتی وقدرتی طاقت کے کام ہین
وہ مادہ تعلق صورت سے پہلے کر نہین سکتا۔
اور جو آنکھہ مین دور چیز کے دیکھنی کے ذاتی
طاقت ہی وہ دوربین لگانے سے پہلے وقوع
مین نہین آتے۔

اسکی عام فہم تشریح باتنقیح یہ ہے
کہ انسان اپنی جبلت وفطرت مین علوم
وفنون کا مخزن ہے اور اسکے طبع مین
علوم کا مادہ موجود ہے ولیکن وہ ہیولانے
مرتبہ مین کچھہ نہین جانتا اور اپنی قدرتی
قوت وفطرتی ملکہ سے سب کچھہ جان نہین سکتا
کوئی ایسا نہین ہوا جو مان کے پیٹ سے
عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ انگریزی بولتا۔
کپڑا سیتا۔ کتاب پڑہنا۔ تیر مارنا۔ طبابت کرتا۔
اقلیدس کے اشکال کا اثبات وغیرہ وغیرہ
کام کرتا پیدا ہوا ہو۔ یا پیدا ہوکر اپنے آپ
بدون تعلیم سب کچھہ سیکھہ گیا ہو۔
بلکہ [illegible] چند باتون [illegible] جیسے کہانا
پینا سونا بچہ کا مادہ کیطرف متوجہ ہونا
فضلات کا دفع کرنا) جو الہام طبعی سے
وہ کر سکتا ہے اور اس الہام پر اکتفا کرنے
سے وہ چرند وپرند جانورون سے
بڑہ نہین سکتا سب کچھہ وہ سیکھنے سکھانے
سے کر سکتا ہی گو اس سیکھنے کا مدار اسکا
وہی فطری ملکہ ہوتا ہے اسیطرح وہ ان
اخلاق کو جنکا علم تعلیم انبیا پر موقوف
ہی وہ ذاتی ملکہ سے جان نہین سکتا۔
اگرچہ بعد بتانے کے وہ اسی ملکہ سے انکو

جانتا ہے

(ز) **سوال** نبی کی بتائی ہوئی باتونکو عقل کن دلائل سے حق جانتی ہے اور اسکی بہچانے وسچائی کو کن اصول سے پہچانتی ہے۔ اگر وہ دلائل عقلی ہین تو کیا انکے سمجھنے والگانے ہین عقل خطا نہین کرتی اور اسکی اس کارروائے کے پرسٹر بکل کی وہ بات جو اس رسالہ صفحہ (۷۷) و (۱۸) و (۹۹) مین منقول ہوئی ہے صادق نہین آتی اور تمہاری ان دلائل کی جو تمنے خطاکاری و بے اعتباری عقل پر قائم کئے ہین وہ موردنہین ہے؟

جواب اسکا تین مقدمات پر موقوف ہے جنکے تمہید جواب سے پہلے مناسب ہے۔

مقدمہ اولی - باتفاق فریقین عقل جیسا کہ خطا کرتی ہے ویسی ہی مصیب بھی ہے† اور اسکی معلومات جیسے کہ غلط و خلاف واقع ہوتی ہین ویسی ہی صحیح و مطابق نفس الامر بھی ہوا کرتے ہین جو یقینیات کہلاتے ہین

تمثیلات

(۱) اجتماع نقیض محال ہے (۲) کل جزسے اعظم ہوتا ہے
(۳) ایک دو کا نصف ہوتا ہے (۴) چار کا عدد زوج ہے اور ایک کا فرد
(۵) آفتاب روشن ہے (۶) آسمان و زمین موجود ہین علی ہذا القیاس

مقدمہ ثانیہ کل اور جز جمیع احکام مین مساوی نہین ہوتے اور قلیل و کثیر باہم برابر نہین

تمثیلات

(۱) سو من کی چیز کو ایک آدمی اپنی ذاتی طاقت سے اٹھا نہین سکتا اور اسکا ایک ٹکڑا وہی ایک آدمی اٹھا سکتا ہے

(۲) ایک آدمی کو بہت سے کام کسی خاص وقت یا محدود حالت مین بتا دین تو وہ کر نہین سکتا انہین کامون سے ایک دو بتاؤ تو بخوبے کر لیتا ہے۔

مقدمہ ثالثہ وہ احتمال جو دلیل مین شک پیدا کرتا ہے اسکا با دلیل ہونا شرط ہے۔ مجرد احتمال جو دلیل سے پیدا نہو دلیل قطعی کو توڑ نہین سکتا

تمثیل

---

† ہماری اس بیان کو کوئی اس بیان کے مخالف نہ سمجھے جو ہم صفحہ ۷ مین عقل کے خطاکاری و بے اعتباری کی نسبت تحریر مین لاچکے ہین اسکی وجہ ہم ایک مستقل سوال کے جواب مین بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے۔ **حاشیہ**

ہمنے آنکھ سے زید کا مشاہدہ کیا پس تہوڑی دیر آنکھ بند کر کے پہر اُسکو دیکھا تو بعینہ وہی نظر آیا۔ اسمین یہ احتمال کہ جو زید ہمنے پہلے دیکھا تھا وہ ایک آن مین معدوم یا ہوا ہوگیا اور اسی آن مین دوسرا شخص اسے صورت کا موجود ہوگیا ہے ہماری اس یقین کو (کہ یہ وہی زید ہے) اٹھا نہین سکتا اور ہمارے مشاہدہ کو جو اس یقین کی دلیل ہے وہ رد نہین کر سکتا۔

حب یہ مقدمات ممہد ہو چکے تو اب جواب دیا جاتا ہے کہ جو اصول و دلائل [illegible] عقل [illegible] رہنمائی اور اسکی بتائی ہوئی باتونکی سچائی پہچانتی ہے وہ اصول قطعیات سے ہین پس بحکم مقدمہ اولے خطاء عقل کو اسمین گنجائش دخل نہین ہے۔ اور چونکہ وہ معدودے چند ہین اور جس محل مین وہ لگائے جاتے ہین (یعنے نبوت یا اسکی بعض تعلیمات کے ثبوت مین) وہ بھی محصور و معدود ہین اسلئے بحکم مقدمہ ثانیہ انکی قلت اور اُنکی طرف عقل کے پوری توجہ کے سبب وہ خطا کاری کا ایسا احتمال نہین رکھتی جیسے جملہ احکام کا عقل سے جاننا۔ اور وہ مسٹر بکل کی بات کے ایسی مورد نہین ہو سکتے جیسے سب چیزونکا عقل سے جان لینا اسکا مورد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہان ہمنے کلام خصم پر مسٹر بکل کے بات کو بطور اعتراض وارد کیا ہے وہان احکام کو جملہ یا کلیہ کی قید† سے مقید کیا ہے۔ پہر باوجود قطعیت دلائل اثبات نبوت ان مین مجرد یہ احتمال کہ عقل نے اسمین بھی خطا کی ہوگی بحکم مقدمہ ثالثہ مضر قطعیت دلائل نہین ہوسکتا ہے۔

سوال [illegible] وہ دلائل ایسے قطعی ہین تو ادراک احکام مین وہی رہبر و ہادی عقل کیون نہین ہوسکتے اور ان اصول کے ہوتے عقلاء ہدایت انبیاء کے کیون محتاج ہین۔

جواب وہ اصول باوجود قطعیت و صحت ان احکام خفیہ کے ادراک کے لئے (جو انبیاء سے مخصوص ہین) کافی نہین ہوسکتے۔ اور وہ اثبات رضا و عتاب الٰہی و ثواب عذاب اخروی کر نہین سکتے۔

انکا مفاد و نتیجہ اتنا ہی ہے کہ وہ واقعات عالم

† دیکھو صفحہ (۸۰) و (۸۱) و (۹۹) وغیرہ ۱۲

ناسوت کو ثابت کرین نہ یہ کہ اسرار عالم ملکوت
پر (جنکا علم خواص نبوت سے ہے) اطلاع کا
سبب ہو جاوین -

سوال (۱۲) وہ کونسے اصول ہین جو واقعات
ناسوت کو ثابت کرتے ہین اور اسرار عالم ملکوت پر
اطلاع کا سبب نہین ہو سکتے - انکو مثال
دیکر سمجھاؤ اور انکا یہ خاصہ جو بیان ہوا مدلل
کر دکھاؤ

جواب از انجملہ یہ اصول ہین اجتماع
نقیضین محال ہے - اور تناقض مستلزم کذب ہے
اور کذب خلاف واقعہ ہوتا ہے - اور جسکے
[illegible]
کلام مین تناقض پایا جاوے وہ سچا
نہین ہوتا -

ان اصول کو عقل بخوبی سمجھتی ہے اور بناء علیہ
جھوٹے کو جھوٹا اور سچے کو سچا جان لیتی
ہے - انہین سے وہ اپنی کارروائی بخوبی
(جنمین اسکا کوئی رہبر و ہادی نہین ہوتا
اور انمین خلاف و تناقض پایا جاتا ہے)
غلط سمجھتی ہے اور انہین کے رو سے
نبی کی رہنمائی اور اسکی بتائی ہوئی باتونکی
سچائی پہچان لیتی ہے - ولیکن باینہمہ

وہ ان اصول سے ہزارون سچی باتین عالم
ملکوت کی (جنکا علم انبیاء سے مخصوص ہے)
پہچان نہین سکتے - **باقی آئندہ**

شکریہ و شکایت

از انبل سید احمد خان صاحب سی ایس
آئی اور انکے حواریین کے ہم دل سے شکر گذار
ہین کہ وہ کسی نہ کسی پیرایہ مین ہمکو مخاطب
فرماتے ہین اور اس خطاب کے ذریعہ سے
ناظرین پرچہ تہذیب الاخلاق کو ہمارے
رسالہ اشاعۃ السنہ کے مطالعہ کیطرف
توجہ دلاتے ہین جسکے سبب سے بہت ناظرین تہذیب
ہمارے رسالہ کو شوق سے لینے لگے ہین -
اور کئی انمین سے تہذیب الاخلاق کی تقلید چھوڑ
کر حق کیطرف مائل ہو گئے ہین ہم اس امر کو بحکم
لان یھدی اللہ بک رجلا خیر لک من
حمر النعم ازبس غنیمت و کامیابی جانتے ہین
اور اسمین جناب ممدوح کا احسان مانتے ہین -
ایک بڑی بھاری وجہ سپاس و ستائش جناب کی
یہ ہے کہ جو باتین ہمنے آپ لوگونکی نسبت نمبر
سوم و چہارم اشاعۃ السنہ کے صفحہ

(۶۶) و (۸۲) و (۱۰۶) و (۱۰۷) و (۱۰۹)
و (۱۲۲) وغیرہ مین لکھی ہین کہ یہ لوگ بہت
سے احکام شرع کو دین سے مٹاتے ہین
اور بعض احکام کو ہنسی مین اڑاتے ہین -
بہشت کو چکلہ کہتے ہین - معجزات انبیاء سے
منکر ہین - ملائکہ اور جبرئیل کو سوائے قوت یا خیال
کے کچھ نہین سمجھتے - نبوت و پیغمبرے کو بجز
نتیجہ عقل و فکر کچھ نہین جانتے - فرائض پیغمبری
خود ادا کر رہے ہین اور تھوڑے زمانہ مین دعوے
نبوت [illegible] صدی مین [illegible]
ان سب باتونکو آپ اور آپکے احباب نے کھلا کھلا
تسلیم کیا ہے اور میرے بیان و خیال کو اچھی طرح
تصدیق کیا - چنانچہ صفحات (۲۴) و (۲۶)
و (۵۰) و (۵۱) و (۵۲) و (۶۱) وغیرہ تہذیب
الاخلاق اور صفحہ (۳۴) و (۳۵) سفیر ہند
(جسمین جناب ممدوح کے ایک خلیفہ کا مضمون
مندرج ہے) ان باتونکے ثبوت پر شاہد صحیح
ہین -
از انجملہ ایک دو فقرہ مین اس مقام مین تشویق
ناظرین کے لئے نقل کرتا ہون - بقیہ کے
تفصیل میری آئندہ پرچون مین ہوگی -

اث اللہ تعالے
تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الثانیہ مین آپنے
ایک مضمون لکھا ہے جسمین جملہ احکام معاملات
مخاصمات - عادات وغیرہ کو دین سے خارج
کیا ہے - اسکے صفحہ (۲۴) مین وحی ازاری
پہننے کا خاکہ اڑایا ہے اور صفحہ (۲۶) مین
حقیقت جبرئیل سے (جو اسلام مین مقرر ہے)
ان الفاظ سے انکار کیا ہے "جو حقیقت
اس ملکہ کے محرک تہین جسکو ملکہ نبوت یا ملکہ
[illegible] جبرئیل [illegible] سے تعبیر کیا جاتا ہے"
تہذیب الاخلاق ماہ رجب کے صفحہ (۵۰) مین
آپکے ایک خلیفہ صاحب نے لکھا ہے "- اس
انیسوین صدی کے تو پیغمبر و معجزے یہی ہین
کہ محققین اور حکماء قوانین فطرت کو دریافت
کرکے اہل دنیا کو خدا کا جلال اور قدرت
دکھادین کہ اسکے آگے معجزات انبیاء کی
کیا حقیقت تھی کہ وہ شان کبریائی دکھاتے -
معجزات حقیقت مین ایک بہان متی کا سانگ
تہا جسمین سب کچھ تہا اور کچھ نہ تہا -
حقیقت مین غور سے دیکھئے تو سارے
الہامی مذہب نیچر کے بدعتی فرقہ ہین -

جب مذہب نیچر کے خلاف ایک طوفان بدعتونکا برپا ہوا تو کوئی دانشمند جسکو پیغمبر کہو یا اوتار کہو اس بدعت کے دور کرنیکے واسطے ایک مذہب نیچر یعنی مذہب کے اصول پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسیکے صفحہ (۱۶) مین آپ یہ فرماتے ہین۔

”قدیم اصول یہ ہے کہ خدا کی عظمت و قدرت اسمین ہے کہ وہ پانی سے آگ اور آگ سے پانی کا کام لے سکتا ہے۔ جدید اصول یہ ہے کہ اسمین خدا کی قدرت مین بٹا لگتا ہے“

ولیکن باوجود اس سپاس و ستائش کے ہم چند امور کے سبب آپسے شاکی بھی ہین [illegible]

[illegible]

(۱) یہ کہ آپ ہماری جواب خطاب مین سلسلہ کلام و ترتیب مرام کا لحاظ نہین فرماتے اور جن امور کو ہمنے متنازع فیہا قرار دیا ہے اور نمبر ششم مین انکو مشخص و معین کردیا ہے انمین قلم نہین اُٹھاتے۔ کبھی کوئی بات اُڑتے پڑتے کہدیتے ہین۔ کبھی کوئی ذکر سنادیتے ہین۔ کبھی وہابی بدعتی کا ذکر کبھی نیچر کا ترجمہ۔ کبھی ٹخنے سے اونچی ازار کا بیان۔ کبھی خدا کے جبل طور اٹھانے کا عدم امکان۔

(۲) اس بے ترتیبی کے ساتھ بھی جو کچھ لکھتے ہین اسمین بھی مجرد دعاوی اپنے خیالات کے اظہار پر اکتفا کرتے ہین۔ انکا ثبوت و تشریح جیسے کہ ہم چاہتے ہین قلم مین نہین لاتے مسئلہ نیچریہ کے ثبوت کو خیال کرلو اسمین آپنے دو دفعہ قلم اُٹھائی ہے اور آپکے ایک خلیفہ نے ایکدفعہ خامہ فرسائی کی پر کسی صاحب نے نیچر کی حقیقت کی تشریح کی ہے اور نہ اُسکے ثبوت پر کوئی دلیل قائم کی ہے۔ سبھی صاحب مناقب و فضائل نیچر بیان فرماتے ہین۔ ہمارے اس سوال کا کوئی جواب نہین دیا جسمین تصریح قرارداد عقل کا دخل ہو کہان مشخص ہے ہاں اور اس سے استنباط احکام حلال و حرام نماز روزہ حج زکوۃ۔ نکاح۔ طلاق وغیرہ کیونکر ممکن و متصور ہے؟) جواب کوئی صاحب نہین دیتے

(۳) باوجودیکہ آپ لوگ تہذیب کے مدعی ہین اور بزعم خود اس دیار مین آپ ہی اسکے بانی مبانی ہین اسکی رعائت اپنی تحریرون مین نہین کرتے۔ اور اپنے مخاطبین اور اُنکے گروہ کو تمسخر و توہین سے یاد فرماتے ہین۔ مضمون انشاءاللہ۔ و تحقیقات مذہب

تہذیب الاخلاق و مضمون سفر ہندمذکور میں کر
اس بیان پر شاہد ہے

بس معرض ان شکایات کے ہم بڑے ادب سے ملتمس ہین کہ آپ ان باتون کیطرف توجہ فرماوین ہماری باتونکا جواب حسب مدعا ادا کرین - اور اپنی اور اپنی خلفاء کے اقلام کو نا ملائم الفاظ کی تحریر سے بچاوین

معذرۃ وموعدۃ

تہذیب الاخلاق بابت ماہ جمادی الثانیہ و بابت ماہ رجب کے جملہ مضامین مین ہمکو کلام ہے اور خاصکر [illegible] مضمون [illegible] و معاشرت [illegible] شرعی کا ناسخ و مبطل ہے) اور مضمون **معجزہ و کرامت** (جسمین خوارق انبیاء سے انکار ہے اور رقیہ سنت نبویہ کی ہنسی) اور مضمون **مذہب انسان کا امر طبعی ہے** (جسمین آپنے کفر و اسلام کو ایک کر دیا ہے اور صورت و خیال پرستی میں انبیاء کو ہمسر مشرکین بنایا) اور مضمون **مذہبی خیال** (جسمین اصول نبویہ کو اصول جاہلیہ بتایا ہی اور اصول نیچریہ کو اصول نبویہ) مین ہمکو بہ تفصیل بحث منظور ہے - ولیکن چونکہ ہم خود یک انار و صد بیمار کے مصداق ہین

اور ہمارا رسالہ ایک مقدار مخصوص مین محدود ہے - اسلئے ہم سبھی مضامین سے یکبارگے بحث نہین کر سکتے - بلکہ ہر ایک سے بتدریج و ترتیب شیئاً فشیئاً بحث کر سکتے ہین - ناظرین صبر کو کام مین لاوین یا ارسال زر چندہ مین ہمتو نخوبڑہا دین - ہم زیادہ تکلیف نہین دیتے جو جو کچھ سب صاحب پہلے مقرر کر چکے ہین - اسیکا مطالبہ کرتے ہین -

اگر اس رسالہ کی آمدنی کم سے کم ایکسو روپیہ ماہوار ہو جاوے تو ہم [illegible] [illegible] جزو کا رسالہ نکالین اور ایک نائب ملازم رکھکر حساب کتاب جوابات مراسلات وغیرہ امور متعلقہ رسالہ مین (جو ہمارے گلوگیر ہین) اس سے مدد لین - اور آپ اسی کام مین ہمہ تن مصروف ہو جائین -

اس پرچہ کے ناظرین و خریدار بھوپال وغیرہ بلاد مین ایسے بھی ہین کہ اگر وہ اکیلے اسقدر ماہوار کو اپنے ذمہ اُٹھالین تو استطاعت رکھتے ہین - ولیکن ہم نہین جانتے کہ باوجود ہماری ہمیشہ کی شکایت کی انکو اسطرف کیون توجہ نہین ہوتی - اور ہوگی تو کب ہوگی -